34852 ـ حديث " لوگ تاخير كرتے رہيں گے تو اللہ تعالى بھى انہيں موخر كر دے گا " كى شرح

سوال

ميں درج ذيل حديث كى شرح معلوم كرنا چاہتا ہوں ؟

" ہميشہ قوم تاخير كرتى رہے گى حتى كہ اللہ تعالى انہيں موخر كر دے گا "

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ حديث امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم ميں ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نے اپنے صحابہ كو تاخير كرتے ہوئے ديكھا تو فرمانے لگے:

" اگے آؤ اور ميرى اقتدا كرو، اور دو تمہارے بعد آئيں وہ تمہارى اقتدا كريں، لوگ پيچھے رہتے رہينگے حتى كہ اللہ تعالى بھى انہيں موخر كر دے گا "

صحيح مسلم حديث نمبر (438).

حديث كا معنى يہ ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كچھ صحابہ كرام كو پہلى صف سے پيچھے رہتے ہوئے ديكھا تو انہيں اپنى اقتدا كا كہا اور ان كے بعد آنے والے ان كى اقتدا كريں، جو پچھلى صفوں ميں كھڑے ہو كر نماز ادا كرتے وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو نہيں ديكھ سكتے تو ان كى اقتدا كريں.

اور اس معنى كا بھى احتمال ہے كہ:

ان كے بعد امت كے لوگ ان كى اقتدا كريں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى نماز كا وہ طريقہ بتاييں گے جو انہوں نے ديكھا تھا.

يہ سندى رحمہ اللہ كا قول ہے.

پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہمیشہ لوگ پیچھے رہتے رہینگے حتی کہ اللہ تعالی انہیں پیچھے کر دے گا "

یعنی: لوگ پہلی صف یا اگلی صفوں سے پیچھے رہنے کے عادی ہو جائینگے حتی کہ اللہ تعالی انہیں بطور سزا پیچھے کر دے گا.

ايك قول يہ بھی ہے كہ: اس كا معنی يہ ہے كہ:

اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت یا جنت سے پیچھے رکھے، یا فضل عظیم یا عظیم مرتبہ یا علم سے پیچھے رکھے گا.

اس میں کوئی مانع نہیں کہ حدیث کو ان سب معنوں پر محمول کر لیا جائیگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کچھ لوگوں کو پیچھے رہتے ہوئے دیکھا:

یعنی وہ پہلی صف میں آگے نہیں آ رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمیشہ ہی لوگ پیچھے رہینگے حتی کہ اللہ تعالی انہیں پیچھے کر دے گا "

اس بنا پر خدشہ ہے کہ انسان جب عبادت میں پیچھے رہنے کا عادی بن جائے تو اللہ تعالی بطور ابتلاء اسے ہر قسم کی خیر میں پیچھے کر دے. اھ مختصرا

ماخوذ از: فتاوی ابن عثیمین (13 / 54).

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ اس سے منافقوں کی ایک جماعت مقصود ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے منافقین کے ساتھ خاص نہیں.

شوکانی رحمہ اللہ تعالی " نیل الاوطار " میں کہتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ: یہ منافقوں کے متعلق ہے، اور ظاہریہ ہوتا ہے کہ یہ منافق اور غیر منافق سب کے لیےعام ہے، اور اس حدیث میں پہلی صف میں نماز کی ادائیگی پر ابھارا گیا، اور پہلی صف سے پیچھے رہنے سے نفرت دلائی گئی ہے. اھـ

حاصل یہ ہوا کہ: اس حدیث میں آدمی کے لیے پہلی یا اگلی صفوف میں نماز ادا کرنے کی ترغیب، اور پچھلی صفوں میں نماز ادا کرنے کی عادت بنانے کی مذمت کی گئی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں نیکی اور بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے اور جلدی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .